سوال

(183) کفن کا کپڑا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کفن کس قسم کا ہونا چاہیے، کیا میت کے ترکہ سے کفن دیا جا سکتا ہے؟ قرآن وحدیث کے مطابق اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کفن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اچھا ہو، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے عمدہ کفن دینا چاہیے۔'' [1]

عمدہ اور اچھا کفن دینے سے مراد یہ ہے کہ کفن کا کپڑا صاف ستھرا، عمدہ اور اس قدر ہو کہ میت کے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ سکے، اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ وہ بہت زیادہ قیمتی ہو۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت قیمتی کفن نہ دیا کرو کیونکہ یہ تو بہت جلد بوسیدہ ہو جاتا ہے۔'' [2] یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کے باوجود زیادہ قیمتی کفن پہنانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں مال کا ضیاع ہے جس کی صحیح احادیث میں ممانعت ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اسے دھولینا اور اس کی ساتھ دو اور چادریں ملا کر مجھے کفن دینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ تو پرانا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ زندہ آدمی نئے کپڑے کا مردہ سے زیادہ حقدار ہے۔ [3] کفن کا انتظام میت کے ترکہ سے کرنا چاہیے خواہ وہ اسی قدر ہو جس سے صرف کفن کا بندوبست ہو سکتا ہو، چنانچہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید کر دیئے گئے، انہوں نے اپنے ترکہ میں صرف ایک چادر چھوڑی، اگر ہم ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے ان کا سر ننگا ہو جاتا، آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کا سر ڈھانپنے کا حکم دیا اور ان کے قدموں پر کچھ گھاس ڈال دینے کا فرمایا۔ [4]

بہر حال میت کو اس کے ترکہ سے ہی کفن دینا چاہیے ہاں اگر کوئی از خود کفن تیار کر کے میت کو پہنا دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، نیز بہتر ہے کہ تین سفید چادروں میں کفن دیا جائے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سحولیہ کے بنے ہوئے سفید رنگ کے تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔ [5]

---

[1] مسلم، الجنائز: ۹۴۳۔

[2]ابوداود، الجنائز: ٣١٥٤۔

[3] صحیح بخاری، الجنائز: ١٣٨٧۔

[4] صحیح بخاری، الجنائز: ١٢٧٦۔

[5] صحیح بخاری، الجنائز: ١٢٦٤۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:178

محدث فتویٰ